مقصد زندگی

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد۔فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ صدق اللہ العظیم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہے،ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں اوراسی سے مدد اور معافی چاہتے ہیں۔اوراس پر ایمان لاتے ہیں اوراس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔اوراپنے نفسوں کے شراور کاموں کی برائی سے اللہ ہی کی پناہ چاہتے ہیں۔کیونکہ خدا جس کو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والانہیں اور جس کو وہ گمراہ کردے اسے پھر کوئی راہ دکھانے والانہیں۔ہم سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ہی ایک سچا معبود ہے اسکے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے وہ اکیلا ہے اوراس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

برادران اسلام! ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں یہاں لوگوں نے اپنی زندگی کے کئی مقاصد بنا رکھے ہیں۔مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ بحثیت مسلمان ہماری زندگی کا اصل مقصد کیا ہے؟ ہمیں جس ذات نے زندگی بخشی ہے اس نے ہماری زندگی کا کیا مقصد متعین کیا ہے؟ یہ بڑا ہی اہم اور بنیادی سوال ہے لیکن ہم میں کم ہی لوگ ہوں گے جنہوں نے گہرائی سے اس سوال پر غور کیا ہوگا۔

تو آیئے! آج کے جمعہ کے خطبہ میں ہم قرآن شریف کی روشنی میں یہ سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ ہمارا مقصد حیات کیا ہے۔

سورۃ الذٰریٰت ،آیت نمبر 56 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

یعنی میں نے جن اور انسان کو اس کے سوا اور کسی غرض کے لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک انسان کی حیثیت سے آپ کی پیدائش کا مقصد اللہ کی عبادت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔اب آپ کے لئے عبادت کا مطلب سمجھنا اس لئے ضروری ہے کہ اگر آپ اس کے صحیح معنی سے واقف نہیں ہوں گے تو اس مقصد کو ہی پورا نہیں کرسکیں گے جسکے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے اور جو چیز اپنے مقصد کو پورا نہیں کرتی وہ ناکام ہوجاتی ہے۔

سامعین کرام! عام طور پر لفظ "عبادت" سنتے ہیں ہمارے ذہن میں نماز، روزہ، حج، ذکرواذکار اور تلاوت قرآن جیسے اعمال کا تصور ابھرتا ہے۔آپ اچھے خاصے مذہبی لوگوں سے بھی عبادت کا مطلب جاننا چاہیں تو وہ ایسے ہی اعمال کا ذکر کریں گے۔بیشک یہ سب چیزیں عبادت ہی ہیں لیکن عبادت سے مراد صرف یہی چیزیں ہرگز نہیں ہیں۔

لفظ عبادت دراصل "عبد" سے نکلا ہے۔عبد کے معنی بندے اور غلام کے ہیں۔غلام اس کو کہا جاتا ہے جو اپنے مالک کی مکمل اطاعت وفرمانبرداری کرے۔مالک کا حکم اسکی سمجھ میں آئے یا نہ آئے، اسے اچھا لگے یا نہ لگے، آسان ہو یا مشکل، فائدہ مند معلوم ہوتا ہو یا نقصاندہ، جو بھی حکم ہو، جب بھی حکم ہو غلام کا کام یہ ہے کہ وہ اس کام کو فوری عمل میں لے آئے۔اگر غلام اچھی طرح اطاعت کرتا ہے تو مالک خوش ہوتا ہے اور انعام واکرام عطا کرتا ہے۔لیکن اگر غلام چوں وچراں کرتا ہے یا ٹھیک طور پر کام کو انجام نہیں دیتا تو مالک ناراض ہوجاتا ہے اور سزا دیتا ہے۔غلامی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ غلام جز وقتی یا پارٹ ٹائم نہیں ہوتا بلکہ ہمہ وقتی ہوتا ہے۔وہ ملازم یا نوکر کی طرح کچھ گھنٹوں تک کام کرنے کے بعد آزاد نہیں ہوتا بلکہ ہر وقت غلام ہوتا ہے۔وہ اپنی مرضی

سے کچھ نہیں کر سکتا۔نہ وہ کام کی نوعیت کو متعین کر سکتا ہے اور نہ استعفیٰ دے کر کوئی دوسری نوکری ڈھونڈ سکتا ہے۔اسے ہر معاملہ میں بے چوں و چراں ،غلامی ہی کرنی ہوتی ہے۔

لہٰذا اپوجا پاٹ کی طرح چند رسوم اور اعمال کا نام عبادت نہیں ہے بلکہ عبادت یہ ہے کہ زندگی بھر ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی پوری غلامی ،فرمانبرداری اور اطاعت کی جائے۔یہ ہے وہ مقصد جسکے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے۔جب انسان اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتا ہے جو زندگی میں ہر آن اور ہر لمحہ مطلوب ہے،تو وہ اس مقصد کو پورا کرتا ہے جسکے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔لہٰذا جب یہ واضح ہو گیا کہ اللہ نے ہمیں اپنی غلامی کے لئے پیدا کیا ہے تو ہماری زندگی کا مقصد یہ ہوا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ایسی عمدہ غلامی کریں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے اور خوش ہو کر انعامات سے نوازے۔اللہ نے ہمیں اس غلامی و بندگی کو بہترین طریقے سے ادا کرنے کا طریقہ بھی بتا دیا۔

ہمارے آقا و حاکم اللہ رب العزت کا ہمیں حکم ہے کہ ہم صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق بندگی کریں۔بندگی کا کوئی اور دوسرا طریقہ اللہ کو پسند نہیں ہے نہ اس میں کوئی کمی اور زیادتی اسے مطلوب ہے۔

برادران اسلام۔زندگی کو اللہ کی بندگی میں ڈھالنے کے لئے لازمی ہے کہ ہم اللہ کی رضا کو اپنی زندگی کا محور بنالیں۔زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے معاملہ کا فیصلہ کرتے وقت سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ کس بات سے ہمارا رب خوش ہوگا اور کس بات سے ناراض۔جب زندگی کا مقصد بندگی کے ذریعہ اللہ کو راضی رکھنا ہے تو ہم کیسے اپنے رب کریم کو ناراض کر سکتے ہیں؟

میرے عزیز دینی بھائیو! یہاں کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ اللہ کو راضی رکھنے کیلئے دنیا کو چھوڑنا پڑے گا یا جائز خواہشات کو ترک کرنا پڑے گا۔اسلام میں جائز خواہشات کی تسکین سے ہرگز منع نہیں کیا گیا ہے۔خواہشات کی جائز تسکین ایک فطری بات ہے اور اسلام دین فطرت ہونے کے ناطے ہماری فطری خواہشات وضروریات کا پورا پورا لحاظ رکھتا ہے۔پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی جائز خواہشات کو پورا کرتے ہوئے شریعت کے حدود کو نہ پھلانگیں۔اگر ہم خواہشات اور ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے دوران حدود شریعت کا پاس ولحاظ رکھتے ہیں تو یہ عین عبادت ہی ہے۔عبادت کے وسیع مفہوم میں ہماری زندگی کا ہر ایک عمل آجاتا ہے بشرطیکہ جائز خواہشات کی تسکین کا سامان کرنا اللہ کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔لہٰذا رزق حلال کے لئے جدوجہد کرنا،معاشی ومعاشرتی زندگی کی تمام ذمہ داریاں نبھانا اور حقوق کو ادا کرنا جیسے اپنے ماں باپ،خاندان اور بیوی بچوں کی دیکھ بھال اور اپنے عزیزوں کی حاجات کو پورا کرنا یہ سب امور عبادت ہی ہیں۔غرض اللہ کو یہ عبادت،ساری زندگی میں مطلوب ہے۔نماز،روزہ،زکوٰۃ وحج جیسی عظیم عبادات کی فرضیت کا مقصد بھی یہی ہے کہ مسلمان کی ساری زندگی عبادت بن جائے۔وہ مسجد میں بھی اللہ کا بندہ رہے اور مسجد کے باہر بھی۔وہ کاروبار زندگی کی تمام مصروفیات میں اپنے بندہ ہونے کی اصل حیثیت کو کبھی فراموش نہ کرے۔اگر آپ اسلامی عبادات پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ عبادات اسی مقصد کے لئے انسان کو تیار کرتی ہیں۔اگر ہم صحیح روح اور اسپرٹ کے ساتھ اسلامی عبادات کو انجام دیں تو پھر یہ عبادات ہماری زندگی کو اللہ کی بندگی میں ڈھالنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔اور اگر اسلامی عبادات صحیح روح کے ساتھ ادا نہ ہوں ہوں تو اب سے وہ مقصد اور فائدہ حاصل نہیں ہوتا جو اللہ نے رکھا ہے۔بقول شاعر:

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے ; وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے

نماز وروزہ وقربانی وحج ; یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل ; نگاہ ودل مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

اب آپ یہ دیکھیں کہ اسلامی عبادات کس طرح ہماری ساری زندگی کو اللہ کی بندگی میں ڈھالنے میں رول ادا کرتی ہیں۔نماز آپ کو دن میں پانچ مرتبہ یاد دلاتی ہے کہ آپ اللہ کے بندے ہو اور ہر ماسواء سے کٹ کر صرف اللہ ہی کی بندگی آپ کو کرنی ہے۔روزہ سال میں ایک مرتبہ پورے ایک مہینہ تک آپ کو بندگی کیلئے تیار کرتا ہے۔زکوٰۃ بار بار توجہ دلاتی ہے کہ جو مال آپ نے کمایا ہے وہ اللہ کا عطیہ ہے،اس کو صرف اپنی خواہشات نفس پر صرف نہ کرو بلکہ مالک حقیقی کا حق ادا کرو۔اسی طرح حج دل پر اللہ کی محبت، بزرگی وعظمت کا ایک پائیدار نقشہ بٹھا دیتا ہے۔نیز یہ ساری امت کے لئے وحدت اور اخوت کا ایک پیغام بھی ہے۔

برادران اسلام۔اللہ کی بندگی کا ایک اہم تقاضہ یہ بھی ہے کہ اللہ کی زمین کو اللہ کے دیے ہوئے قانون اور ضابطہ حیات کے مطابق چلایا جائے۔یہ کام اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ہی لینا چاہتا ہے۔دین اسلام کو انفرادی واجتماعی زندگی میں غالب کرنے اور زمین پر اللہ کا قانون نافذ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں انبیاء ورسل بھیجے۔آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب یہ ذمہ داری آپ ﷺ کی امت پر ہے کہ وہ اللہ کے اس پسندیدہ دین کی اقامت کیلئے دوڑ دھوپ کرے۔

اگر آپ نماز، روزہ، زکوٰۃ وحج کے ساتھ ساتھ معاشی ومعاشرتی ذمہ داریوں کو تو پورا کریں لیکن اس اہم فریضہ پر توجہ نہ دیں تو آپ سے بندگی کا ایک اہم تقاضہ چھوٹ جائے گا اور آپ کو ڈرنا چاہئے کہ خدانخواستہ آپ کا شمار اللہ کے منشا، کو نظر انداز کرنے والوں میں تو نہیں ہو رہا ہے؟

برادران اسلام! آج مادی زندگی کی دوڑ دھوپ اور زندگی کے معیار کو بلند سے بلند کرنے کی فکر میں بندگی کے بہت سے تقاضے ہم سے چھوٹ رہے ہیں ۔گویا ہم اس مقصد کو ہی پورا نہیں کر پا رہے ہیں۔جسکے لئے اللہ نے اس زمین پر ہمیں وجود بخشا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔یَا أَیُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحاً فَمُلَاقِيهِ اے انسان، تو کشاں کشاں اپنے رب کی طرف بڑھا جا رہا ہے۔

ذرا سوچئے! اس وقت کیا ہوگا، جب ہم میدان حشر میں اللہ رب العزت کے سامنے ٹھہرے ہوں گے۔کیا ہم اپنی زندگی کے موجودہ طرز عمل کے ساتھ روز محشر سرخرو ہو سکتے ہیں۔نبی کریم ﷺ کی بڑی مشہور حدیث ہے ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کسی ابن آدم کے قدم اللہ کے سامنے سے ہٹ نہیں سکتے جب تک کہ وہ ان پانچ سوالات کے جوابات نہ دے لے پہلا سوال، اپنی زندگی کیسے گزاری، دوسرا سوال، جوانی کہاں کھپائی، تیسرا سوال، مال کیسے کمایا، چوتھا سوال مال کہاں پر خرچ کیا اور پانچواں اور آخری سوال دین کا جو علم حاصل تھا اس پر کتنا عمل کیا۔ برادران اسلام! سوچیے کہ یہ سوالات جو ہماری ساری زندگی کا احاطہ کرتے ہیں ،کیا ہم اپنی زندگی میں ان کی تیاری کر رہے ہیں۔اگر کر رہے ہیں تو بہت اچھی بات ہے اس طرف اور بھی توجہ دیجیے اور نہیں کر رہے ہیں تو فوری ان جوابات کی تیاری میں لگ جایئے اس لئے کہ آپ کی آخرت کی کامیابی کا سارا دارومدار انہی سوالات پر ٹکا ہوا ہے۔بے مقصد زنگی کے بجائے اپنی زندگی کا ایک ویژن، ایک مشن اور ہدف متعین کیجیے۔اس کے بغیر زنگی بے سمت رہے گی اور یوں ہی گزر جائے گی اور جب اللہ کے سامنے پیش ہوں گے تو کوئی جواب بن نہیں پڑے گا۔اللہ نے جو کچھ بھی مہلت عمل دی ہے، دعا کیجیے کہ وہ توفیق عمل بھی عطا کرے تا کہ ہم مہلت عمل کو پوری طرح کام میں لا سکیں۔اگر آپ حقیقی کامیابی چاہتے ہیں تو آپ کو یہ فیصلہ آج ہی کرنا ہوگا کہ ہم آپ اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کریں گے اور ہماری آئندہ زندگی اللہ کی کامل بندگی میں گزرے گی۔اللہ سے دعا ہے کہ وہ اپنی بندگی وغلامی کے تقاضے پورا کرنے میں ہماری مدد ونصرت فرمائے۔آمین۔وآخر الدعوان ان الحمد للہ رب العالمین